پریس ریلیز نمبر 18/379

آئی ایم ایف اسٹاف نے پاکستان کا دورہ مکمل کر لیا

4اکتوبر2018ء

مشن کے اختتام پر جاری کردہ پریس ریلیز ز میں آئی ایم ایف اسٹاف ٹیم کے بیانات شامل ہوتے ہیں جن میں کسی ملک کے دورے کے بعد ابتدائی نتائج بتائے جاتے ہیں۔ اس بیان میں ظاہر کیے گئے خیالات آئی ایم ایف ٹیم کے ہیں اور ضروری نہیں کہ آئی ایم ایف ایگزیکٹو بورڈ کا بھی یہی نقطہ نظر ہو۔ اس مشن کے نتیجے میں بورڈ کی بحث و تمحیص نہیں ہو گی۔

- پاکستان کو اہم معاشی چیلنجز کا سامنا ہے، نمو کم ہو رہی ہے، مالیاتی اور جاری کھاتے کے خسارے بلند ہیں اور عالمی ذخائر کی سطح کم ہے۔
- حالیہ پالیسی اقدامات صحیح سمت میں لے جانے والے اقدامات ہیں لیکن کافی نہیں۔ معیشت کو مستحکم کرنے کے لیے فیصلہ کن پالیسی اقدام اور اہم بیرونی فنانسنگ کی ضرورت ہو گی۔
- جب استحکام جڑ پکڑنے لگے تو پائیدار اور شمولیتی نمو کو فروغ دینے اور اداروں کو مضبوط بنانے کے لیے اہم اصلاحات درکار ہوں گی۔

عالمی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کی ایک اسٹاف ٹیم نے ہیرلڈ فنگر کی قیادت میں پاکستان کی معاشی صورت حال پر بحث کرنے اور معاشی استحکام اور پائیدار اور شمولیتی نمو کی خاطر ضروری پالیسیوں پر تبادلہ خیال کے لیے 27 ستمبر سے 4اکتوبر2018ء تک اسلام آباد کا دورہ کیا۔ دورے کے اختتام پر مسٹر فنگر نے مندرجہ ذیل بیان جاری کیا:

"پاکستان کو ایک دشوار معاشی صورت حال کا سامنا ہے جس میں مالیاتی اور جاری کھاتے کے خسارے بلند اور عالمی ذخائر کم ہیں۔ یہ کیفیت زیادہ تر زائد القدر ایکسچینج ریٹ، توسیعی مالیاتی پالیسی اور گنجائشی مانیٹری پالیسی کے ورثے کی آئینہ دار ہے۔ تیل کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ، امریکی مانیٹری پالیسی کا معمول پر آنا اور ابھرتی ہوئی مارکیٹوں میں سخت ہوتے ہوئے مالی حالات اس دشواری کو مزید سنگین بنا رہے ہیں۔ اس ماحول میں معاشی نمو کی رفتار خاصی کم ہو جائے گی اور مہنگائی بڑھے گی۔

"ٹیم گذشتہ دسمبر سے اب تک نافذ کیے جانے والے پالیسی اقدامات کا خیر مقدم کرتی ہے۔ ان میں روپے کی قیمت میں مجموعی طور پر 18 فیصد کمی، شرح سود میں مجموعی طور پر 275بی پی ایس اضافہ، وزیر خزانہ کے تجویز کردہ ضمنی بجٹ کے ذریعے مالیاتی استحکام، گیس کے نرخوں میں لاگت کی وصولی کی سطح کے قریب بھاری اضافہ اور بجلی کے نرخوں میں مجوزہ اضافہ شامل ہیں۔ یہ صحیح سمت کی جانب لے جانے والے ضروری اقدامات ہیں۔

"مستقبل قریب میں جامع حکمت عملی کے تحت مزید فیصلہ کن پالیسی اقدام اور خاطر خواہ بیرونی فنانسنگ کی ضرورت ہو گی۔ جو پالیسیاں اختیار کی جانی چاہئیں ان میں ایکسچینج ریٹ کی مزید لچک اور مانیٹری پالیسی کی سختی، وسط مدت پر محیط استحکام کی حکمت عملی کے تحت مالیاتی ردوبدل اور اہم سرکاری اداروں کی کارکردگی میں بہتری کے ہمراہ گیس اور بجلی کی قیمتوں میں مزید اضافہ شامل ہیں۔ یہ اقدامات مل کر جاری کھاتے کے دباؤ کو کم کرنے اور قرض کی پائیداری کو بہتر بنانے میں معاون ہوں گے۔ اہم بات یہ ہے کہ معاشرے کے ضرورت مند طبقات کے تحفظ کے لیے بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے ذریعے سماجی تحفظ کو مزید مضبوط بنانے کی ضرورت ہے۔ یہ پالیسیاں معیشت کو مستحکم کرنے اور پائیدار اور شمولیتی نمو کی بنیاد ڈالنے میں مددگار ہوں گی۔

"جب استحکام جڑ پکڑنے لگے تو پائیدار اور شمولیتی نمو کو مزید فروغ دینے اور کلیدی اداروں کو مضبوط بنانے کی اصلاحات بتدریج لانے پر توجہ مرکوز ہونی چاہیے۔ ترجیحی شعبوں میں ٹیکس نظام اور سرکاری مالی انتظام کو جدید خطوط پر استوار کرنا، مالیاتی وفاقیت کے انتظامات کو مضبوط بنانا، گورننس کو بہتر بنانا اور سرکاری اداروں کے خسارے کو ختم کرنا، اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی خودمختاری بڑھانا، اے ایم ایل / سی ایف ٹی کی کاوشوں میں تیزی لانا، کاروباری ماحول اور انسداد بدعنوانی کی کوششوں میں بہتری لانا اور غریبوں، نوجوانوں اور خواتین کی معیشت میں شمولیت کو فروغ دینا شامل ہیں۔

”ٹیم کھلے اور تعمیری مذاکرات پر حکام کی شکر گزار ہے۔ مالیات، محاصل اور معاشی امور کے وزیر، اسد عمر، منصوبہ بندی کے وزیر، خسرو بختیار، وزیر اعظم کے مشیر برائے تجارت، عبد الرزاق داؤد، وزیر اعظم کے مشیر برائے اصلاحات اور کفایت شعاری، عشرت حسین، اسٹیٹ بینک کے گورنر، طارق باجوہ، فنانس سیکریٹری، عارف احمد خان، ایف بی آر چیئرمین، محمد جہانزیب خان، دیگر سینئر حکام اور نجی شعبے کے نمائندوں اور ترقیاتی شرکا سے ٹیم کی ملاقاتیں ہوئیں۔“

آئی ایم ایف کمیونی کیشن ڈپارٹمنٹ

میڈیا ریلیشنز

پریس آفیسر: رینڈا ایلنیگر

فون: 7100-623 202 1+ ای میل: MEDIA@IMF.ORG